سوال

تارک نماز کی مجلس اختیار کرنے کے بارے میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا تارک نماز کی مجلس اختیار کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص قصد وارادہ سے نماز کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے نماز ترک کر دے۔ وہ باتفاق علماء کافر ہے اور جو شخص سستی وکاہلی کی وجہ سے نماز ترک کرے۔ اہل علم کے صحیح قول کے مطابق وہ بھی کافر ہے لہذا بے نمازوں کی مجلس اختیار کرنا جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ انہیں چھوڑ دیا جائے اور ان سے قطع تعلق کر دیا جائے لیکن ضروری ہے کہ اس سے پہلے انہیں یہ سمجھایا جائے کہ نماز کا ترک کرنا کفر ہے جب کہ یہ لوگ جاہل ہوں صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر)) (سنن ترمذی)

''ہمارے اور ان (کفار ومشرکین) کے درمیان عہد، نماز ہے جو اسے ترک کر دے وہ کافر ہے۔''

اور یہ حکم عام ہے جو شخص نماز کے وجوب کا منکر ہو یا محض کوتاہی وسستی کی وجہ سے نماز ترک کرے سب کو شامل ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص485